محمد اسرار حقانی ارمڑ
فاضل جامعہ حقانیہ

# اصاغر نوازی کی مثال

ایک ملاقات میں گفتگو کے دوران حضرت شیخ نے فرمایا: یہ غالبا سن ۱۹۷۰ء کی بات ہے اہلیان ارمڑ نے غیرت دینی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ کو کامیاب کرایا تھا۔ بات چیت جاری تھی کہ اتنے میں چائے آگئی احقر نے عرض کیا حضرت اسکی ضرورت نہیں تھی۔ فرمانے لگے تم مہمان ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فلیکرم ضیفه مہمان کا اکرام ہونا چاہئے۔ ارمڑ کے قدیم حقانی فضلاء مولانا لطیف اللہ جان حقانی مدظلہ اور مولانا حاجی مکرب خان کا پوچھا فرمایا مدینہ منورہ میں قیام کے دوران حمد اللہ جان حقانی مدظلہ کا تذکرہ ہوا فرمانے لگے دونوں میرے شاگرد ہیں، حاجی مکرب خان اور اس کے بھائی حاجی مظرف خان میرے پاس آیا کرتے تھے اور میرا بہت اکرام کرتے تھے، ان کے والد صاحب مدینہ منورہ میں حکمت کا کام کرتے تھے اس وجہ سے حکیم صاحب کے نام سے مشہور تھے باتوں باتوں میں احقر نے عرض کیا حضرت! طلب علم کے لئے کراچی جانے کا ارادہ ہے وہاں جامعہ عربیہ احسن العلوم میں داخلہ لینا ہے آپ مہتمم صاحب کے نام سفارشی مکتوب عنایت فرمائے۔ حضرت شیخ رحمہ اللہ نے کمال شفقت کرکے مہتمم جامعہ حضرت الاستاد مولانا مفتی زرولی خان صاحب کے نام تحریر لکھ کر عطا فرمایا اور حضرت کی دعا لیکر رخصت لی۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ کے اس پاکیزہ، خوبصورت، عمدہ اور نفیس مکتوب کو کاپی تبرک بآثار الصالحین کی نیت سے محفوظ کردی ہے۔ اس پہلی ملاقات سے میں حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کا عقیدتمند اور پرستار بن گیا اور اسی دن سے عزم مصمم کرلیا کہ فنون کے بعد علوم تفسیر اور علوم حدیث شیخ الحدیث صاحب سے حاصل کرونگا۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ۲۰۰۱ء میں حضرت شیخ سے تفسیر قرآن کا درس لیا۔ اسکے بعد مرکز علم وعرفان، عالم اسلام کی عظیم آزاد اسلامی یونیورسٹی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں داخلہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہاں حضرت شیخ صاحب سے بخاری شریف جلد ثانی اور ترمذی شریف جلد اول کا درس لیکر ۲۰۰۲ء میں دستار فضیلت سے نوازا گیا فللہ الحمد والمنة اسی سال محقق العصر مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ سے اجازت فی الحدیث لینے کے لیے حضرت شیخ صاحب نے عربی میں خوبصورت خط تحریر فرما کر عنایت فرمایا، اسی خط کی کاپی میرے

پاس محفوظ ہے۔ میرے دورہ حدیث شریف کے ہم درس ساتھی مولانا عبداللہ حقانی ارمڑ بھی رفیق کار تھے اس خط میں احقر کے نام کے ساتھ اس کا نام بھی مندرج ہے۔

فراغت کے دوسرے سال ۲۰۰۳ء میں دیگر مخلص احباب کے تعاون سے ایک دینی درسگاہ کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے افتتاح کے لئے حضرت شیخ کو دعوت دی گئی حضرت تشریف لائے اور سحر انگیز بیان کیا جس کا تذکرہ اب بھی اہلیان ارمڑ کرتے ہیں۔ احقر نے کچھ لکھنے کے لئے ڈائری پیش کی حضرت نے دارالعلوم کی تعمیر وترقی کے لئے دعائیہ کلمات تحریر فرمائے۔ جو محفوظ شدہ ہے۔

ایک مرتبہ رفیق مکرم مولانا شوکت علی صاحب ارمڑ (مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک) نے فون کر کے بتایا حضرت شیخ صاحب کو ''زبدۃ القرآن'' نامی کتاب کی اشد ضرورت ہے احقر نے اپنی لائبریری میں ڈھونڈنا شروع کر دیا بفضل اللہ وکرمہ ایک کی بجائے دو نسخے مل گئے مجھے بہت خوشی ہوئی کہ اس سے حضرت اپنی پسند کا نسخہ لے لیں۔

مولانا شوکت علی صاحب راوی ہے کہ جب میں نے یہ دونوں کتابیں حضرت کی خدمت میں پیش کیں ۔تو حضرت شیخ صاحب اتنے خوش ہوئے کہ تمہارے لیے دعائیہ کلمات نوشتہ قرطاس فرمائے جو بندہ کے لئے سند کی حیثیت رکھتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت کی ایک ایک شفقت جب یاد آجاتی ہے تو دل بے قرار ہو جاتا ہے اور آنکھیں آنسو سے بھر جاتی ہیں۔آج بروز پیر ۷ دسمبر ۲۰۱۵ء حضرت شیخ صاحب کے مرقد کے جوار میں بیٹھ کر اس تحریر کو مکمل کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت شیخ کے مشن پر قائم ہونے اور اس کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔آمین

آسمان تیری لحد پر شبنم آفشانی کرے

---

اک جنازہ جارہا ہے دوش عظمت پر سوار

پھول برساتی ہے اس پر رحمت پروردگار

---

# قومی، ملی، سیاسی خدمات اور مجاہدانہ کارنامے

کیا تو نے صحرا نشینوں کو یکتا
طلب جس کی صدیوں سے تھی زندگی کو